32

# ایّامِ جلسہ میں احبابِ قادیان کے فرائض

(فرمودہ ۲۸ر فروری ۱۹۱۹ء)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کی حکمت کے ماتحت اب کے ہمیں دسمبر کے ایام میں جو ہمیشہ جلسہ کے لیے مقرر ہوتے ہیے ہیں جلسہ کو ملتوی کر کے بعد کی کسی تاریخ پر اُٹھا رکھنا پڑا تھا۔ اب غور و فکر اور مشورہ کے بعد یہی مناسب سمجھا گیا کہ جلسہ مارچ کے دنوں میں ہو۔ کیونکہ اپریل کی نسبت زمیندار مارچ میں زیادہ فارغ ہوتے ہیں چونکہ اس سالانہ اجتماع میں چاروں طرف سے لوگ آتے ہیں اور خدا کے فضل سے اس کثرت سے آتے ہیں کہ یہاں والوں کو انتظام میں مشکل ہوتی ہے۔ اس لیے میں اپنے سب احباب کو متوجہ کرتا ہوں کہ انتظام کے لیے صرف وہی لوگ کافی نہیں جن کے سپرد دوران سال میں یہ کام ہوتا ہے اور نہ صرف مدرسوں کے طالبعلم کافی ہوتے ہیں۔ گو جلسہ کے ایام میں زیادہ تر کام کا بار دونوں مدرسوں پر ہی پڑتا ہے۔ یعنی دونوں مدرسوں کے طالبعلم اور مدرس کام کرتے ہیں۔ مگر ان کے سوا دوسرے لوگوں کے سپرد بھی کام ہوتا ہے۔

میرے نزدیک سوائے چند دوکانداروں کے جن کا یہ وقت ہوتا ہے کہ وہ کچھ خرید و فروخت کریں وہ معذور ہیں۔ جہاں تک ہو سکے دوسرے تمام احباب کا فرض ہے کہ وہ منتظموں کا ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ باہر سے آنے والوں کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو۔ ہر شخص کو کبھی نہ کبھی مہمان بننا پڑتا ہے اور وہ جان سکتا ہے کہ سفر میں کسقدر تکلیفیں ہوتی ہیں۔ سفر کا صحت پر بہت اثر پڑتا ہے کیونکہ صحت کے قیام کیلئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے میسر آنے میں تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ کھانا اپنے ہاتھ میں نہیں ہوتا کہ جو صحت کے مناسب غذا ہو وہ کھائیں۔ پھر اکیلے دوکیلے میں ایسی غذا کا بھی انتظام ہو سکتا ہے مثلاً کوئی شخص کسی کے ہاں جاتا ہے تو وہ اس کی خاطر کئی قسم کے کھانے مہیا کر دیتا ہے، لیکن ان اجتماعوں میں کئی اقسام کا کھانا نہیں مل سکتا۔ ایک ہی قسم کا کھانا ہوتا ہے۔ کسی وقت دال کسی وقت شوربا۔

پس ایسے موقعوں پر مناسب چیزیں نہیں مل سکتیں۔ نہ پورے طور پر ایسے مکانات مل سکتے ہیں جو کافی آرام دہ ہوں۔ نہ چارپائیوں کا پورا انتظام ہوتا ہے۔ زمین پر ہی لیٹنا پڑتا ہے۔ پھر سفر میں جو بستر ہمراہ ہوتا ہے وہ بھی کافی نہیں ہوتا۔ پس ان وقتوں کی وجہ سے ایک قسم کی کمزوری انسان میں پیدا ہو جاتی ہے اور وہ چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ یہ درست بات ہے کہ انسان میں جتنی طاقت ہوگی اتنا ہی وہ حلیم الطبع ہوگا۔ لیکن جتنا کمزور ہوگا۔ اتنا ہی چڑچڑا ہوگا۔ تو سفر میں کمزور صحت والوں کے لیے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ غرض ان تمام حالتوں میں مہمانوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور میزبانوں کے لیے بھی بڑے اجتماعوں میں مشکل ہوتی ہے۔ ہمارے سکولوں کے بچے شوق رکھتے ہیں کہ ان ایام میں مہمانوں کی خدمت کریں۔ اور وہ خوشی سے کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کو تجربہ نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ مہمانوں کی ضرورتوں کو بھی بعض اوقات پوری طرح نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے جو لوگ تجربہ کار ہیں۔ ضرورت ہے کہ وہ ان بچوں کے نگران مقرر کئے جائیں۔ پس جو لوگ اس کام کو کر سکتے ہیں۔ جہاں تک ہو سکے وہ مہمانوں کی آسائش میں ہاتھ بٹائیں۔ لیکن یہ ابھی سے ہونا چاہیئے تاکہ افسر اُن لوگوں کے متعلق کام تجویز کر سکیں۔ اگر وقت پر کہا جائیگا تو وہ ان کے لیے کام نہیں تجویز کر سکیں گے۔ کیونکہ کسی کے لیے مناسب کام تجویز کرنا بھی بڑے غور و فکر کا کام ہوتا ہے۔ پس جلدی اپنی خدمات کو پیش کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کو وہ کام سپرد کئے جائیں جن کے وہ اہل ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مہمان کی عزت و اکرام ایمان میں داخل ہے[۱]۔ پس چاہیئے کہ احباب اپنے مہمانوں کے آرام و آسائش کے سامان جہاں تک ان سے ہو سکے مہیّا کر کے اپنے ایمانوں میں زیادتی کریں۔

خدا تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین۔ (الفضل ۸ رمارچ ۱۹۱۹ء)

---

۱۔ بخاری کتاب الادب باب اکرام الضیف